

## 102277- کیا بچے ذی روح کی تصاویر اور اشکال بنا سکتے ہیں؟

سوال

کیا بچوں کے لیے حیوانات یا زندہ کائنات کی تصویر بنانی جائز ہے؟

پسندیدہ جواب

اول:

ذی روح کی تصویر بنانا جائز نہیں، چاہے وہ کسی کاغذ پر بنائی جائے یا پھر کپڑے پر یا کسی اور چیز پر یا پھر کرید کر بنی ہو، کیونکہ بخاری اور مسلم میں اس کی ممانعت آئی ہے:

ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ انہوں نے ایک چٹائی خریدی جس میں تصاویر تھیں، اور جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دیکھا تو دروازے پر ہی کھڑے ہو گئے اور اندر داخل نہ ہوئے، عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے سے ناگواری پہچانی تو میں نے عرض کیا:

اے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے توبہ کرتی ہوں، میں نے کیا گناہ کیا ہے؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے:

”یہ چٹائی کیسی ہے؟ میں نے عرض کیا میں نے یہ اس لیے خریدی ہے کہ آپ اس پر بیٹھیں اور اس کے ساتھ ٹیک لگائیں تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ان تصویروں والوں کو روز قیامت عذاب دیا جائیگا اور ان سے کہا جائیگا: جو تم نے بنایا تھا اسے زندہ کرو، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”جس گھر میں فرشتے ہوں وہاں فرشتے داخل نہیں ہوتے“

صحیح بخاری حدیث نمبر (2105) صحیح مسلم حدیث نمبر (2107).

المنرقہ: اس چٹائی کو کہتے ہیں جس پر بیٹھا جائے.

اور امام مسلم رحمہ اللہ نے ابو سعید بن ابی ہریرہ سے روایت کیا ہے کہ ایک شخص ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس آیا اور کہنے لگا:

”میں مصور ہوں اور تصویریں بناتا ہوں، اس کے متعلق آپ فتویٰ دیں.

تو ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہنے لگے: میں تمہیں وہ بتاتا ہوں جو میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا:

”ہر مصور آگ میں ہے، اس نے جو تصویر بنائی تھی ہر تصویر کے بدلے ایک نفس بنایا جائیگا اور وہ اسے جہنم میں عذاب دے گی“

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہنے لگے: اگر تم نے یہ مصوری کا کام ضرور سہی کرنا ہے تو پھر تم درختوں وغیرہ اور اس کی تصویر بناؤ جس میں جان اور روح نہیں ہوتی.

صحیح مسلم حدیث نمبر (2110).

امام نووی رحمہ اللہ صحیح مسلم کی شرح میں لکھتے ہیں :

”ہمارے اصحاب اور دوسرے علماء کا کہنا ہے :

حیوان کی تصویر بنانی بہت شدید حرام ہے، اور یہ کبیرہ گناہ ہے؛ کیونکہ اس پر بہت شدید قسم کی وعید سنائی گئی ہے جو احادیث میں مذکور ہے، چاہے وہ ایسی تصویر بنائے جس میں اہانت ہوتی ہو؛ اس کا بنانا ہر حالت میں حرام ہے؛ کیونکہ اس میں اللہ تعالیٰ کے مخلوق پیدا کرنے میں مقابلہ اور برابری ہے۔

اور اس میں کوئی فرق نہیں چاہے وہ تصویر کپڑے میں بنائی جائے یا پھر کسی چٹائی وغیرہ میں، یا درحکم و دینار پر یا کرنسی اور پیسوں پر، یا کسی برتن پر یا دیوار پر سب برابر ہے۔

لیکن درختوں اور اونٹوں کے کجاوہ وغیرہ کی تصویر بنانا جس میں حیوان اور جانور کی تصویر نہ ہو یہ حرام نہیں ہے ” انتہی۔

اور مستقل فتویٰ کمیٹی کے فتاویٰ جات میں درج ہے :

”تصویر میں حرمت کا دارومدار اس پر ہے کہ وہ ذی روح کی تصویر ہو، چاہے وہ تصویر کرید کر بنائی گئی ہو، یا پھر رنگ کی ساتھ، یا دیوار پر بنائی گئی ہو، یا کسی کپڑے پر، یا کسی کاغذ پر، یا کپڑے میں بن کر بنی ہوئی ہو، چاہے وہ برش کے ساتھ بنی ہو، یا قلم کے ساتھ، یا کسی آلے اور مشین کے ساتھ، اور چاہے کسی چیز کی تصویر اس کی طبیعت اور حقیقت کے مطابق ہو، یا پھر اس میں کوئی تبدیلی اور تغیر و تبدل کیا گیا ہو، یا اسے میں کوئی خیالی تبدیلی کر کے اسے چھوٹا یا بڑا کیا گیا ہو، یا اسے خوبصورت کر دیا گیا یا اسے بد صورت بنا دیا گیا ہو، یا وہ لائنیں لگا کر جسم کی ہڈیوں کا ہیكل بنایا گیا ہو، یہ سب برابر ہے۔

تو حرمت کا دائرہ یہ ہوا کہ جو ذی روح کی تصویر بنائی گئی ہو وہ حرام ہے، چاہے وہ خیالی تصویر ہی ہو، جیسا کہ مثال کے طور پر قدیم فراعنہ اور صلیبی جنگوں کے قائدین اور فوجیوں کی خیالی تصاویر بنائی جاتی ہیں، اور اسی طرح عیسیٰ علیہ السلام اور مریم علیہا السلام کی تصاویر اور مجسمے جو عیسائیوں کے گرجوں اور چرچوں میں لکڑے کیے جاتے ہیں۔۔ الخ۔

یہ سب عمومی دلائل کی بنا پر حرام ہیں، کیونکہ اس میں برابری ہے، اور یہ شرک کا ذریعہ ہیں۔

دیکھیں : فتاویٰ اللجیۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (479/1).

دوم :

اگرچہ بچہ مکلف نہیں لیکن اس کے ولی اور ذمہ دار اور سرپرست کے لیے ضروری ہے کہ وہ اسے حرام کام سے منع کرے، اور ایسا کرنے پر اس کی ڈانٹ ڈپٹ کرے، اور برائی سے روکے، اور اس کی تربیت کرے، اور اسے خیر و بھلائی کی عادت ڈالے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

﴿اے ایمان والو! اپنے آپ اور اپنے اہل و عیال کو جہنم کی آگ سے بچاؤ، جس کا ایندھن لوگ اور پتھر ہیں، اس پر سخت قسم کے ایسے فرشتے مقرر ہیں جو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہیں کرتے، اور وہی کرتے ہیں جس کا انہیں حکم دیا جاتا ہے﴾ التحریم (6).

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

تم میں سے ہر کوئی ذمہ دار ہے، اور اسے اس کی رعایا کے بارہ میں سوال کیا جائے گا... اور مرد اپنے گھر والوں کا ذمہ دار ہے اور وہ اپنی رعایا کے متعلق جوابدہ ہے، اور عورت اپنے خاوند کے گھر کی ذمہ دار ہے، اور وہ اپنی رعایا کے بارہ میں جوابدہ ہوگی”

صحیح بخاری حدیث نمبر (893) صحیح مسلم حدیث نمبر (1829).

اس لیے بچے کے سر پرست اور ذمہ دار و ولی کو چاہیے کہ وہ اسے تصویروں اور ذمی روح کے خاکے بنانے سے دور رکھے، اور اسے بتائے کہ یہ حرام ہیں، اور اسے اس کے بدلے کوئی مباح کام تلاش کرنا چاہیے اور یہ موجود ہیں، مثلاً سبزیوں اور پھلوں اور درختوں اور سمندروں وغیرہ کی تصویر بنانا جس میں روح نہ ہو.

واللہ اعلم.